# نوحہ

خیر العمل کی ایک ہی نیّت ہے کربلا
عادت نہیں ہے یعنی عبادت ہے کربلا

پوشیدہ اِس میں عقل کی تکمیل کا ہے راز
جو قتلِ نفس ہے وہ شہادت ہے کربلا

چلیے اگر تو وسعتِ سدرا ہے گردِ پا
گر دیکھیے ٹھہر کے تو ساعت ہے کربلا

بس اک اُسی پہ رازِ حقیقت ہے آشکار
جلوت ہے جسکی کربلا خلوت ہے کربلا

وہ جو بنائے ماضی و فردا کو آئینہ
جو حال سے نکالے وہ حالت ہے کربلا

سمجھے گا بس وہی ہے جسے کُن پہ اختیار
جو دستِ شاہ میں ہے وہ قدرت ہے کربلا

تو کربلا کو اپنے ہی اندر تلاش کر
ساری حقیقتوں کی حقیقت ہے کربلا

مجھ کو قسم ہے نقطۂ با کی کہ اے نویدؔ
قرآں نہاں ہے جس میں وہ آیت ہے کربلا

# نوحہ

نہ دین ہوتا نہ دُنیا اگر نہ ہوتے حسینؑ
خُدا بھی کُن نہیں کہتا اگر نہ ہوتے حسینؑ

وہ کون تھا مجھے سمجھاؤ جو تہہِ خنجر
خدا کی بات بناتا اگر نہ ہوتے حسینؑ

خدا خدا کو کیا ہے انہی کے سجدے نے
خدا خدا نہیں ہوتا اگر نہ ہوتے حسینؑ

خدا بچانے کو یعنی کہو خدا کی جگہ
سر اپنا کون کٹاتا اگر نہ ہوتے حسینؑ

وہ کربلا کہ جہاں سے کوئی نہیں گزرا
وہاں سے کون گزرتا اگر نہ ہوتے حسینؑ

یہ وزنِ کرب و بلا تھا اگر کوئی سمجھے
یہ وزن کون اٹھاتا اگر نہ ہوتے حسینؑ

یہ کربلا یونہی ویران ہی پڑی رہتی
یہ دشت کون بساتا اگر نہ ہوتے حسینؑ

بجائے نور اندھرا تھا طاقِ امکاں میں
کہیں نہ ہوتا اُجالا اگر نہ ہوتے حسینؑ

صدا لگاتا ہے شبیرؑ کا قیام نویدؔ
رکوع ہوتا نہ سجدہ اگر نہ ہوتے حسینؑ

# نوحہ

دل میں جو کربلا بسائے گا
وہ رضائے الہٰ پائے گا

جو کرے گا سوئے حسینؑ سفر
اوّلِ گام سر کٹائے گا

خونِ ناحق کو یاد کر کے وہ
اپنے ہی خون میں نہائے گا

کرنا چاہے گا جب خدا کی بات
لب پہ بس یا حسینؑ لائے گا

حشر کے دن بشکلِ فردِ عمل
داغ ماتم کے ہی دکھائے گا

جو بھی لکھے گا خونِ دل سے نویدؔ
وہی نوحہ ہر اک سنائے گا

# یا حسینؑ

اشھدواَن لا حسینَ الاّ لحسینَ
یہ کہہ رہے ہیں مشرقین یہ کہہ رہے ہیں مغربین یہ کہہ رہے ہیں عالمین
اشھدواَن لا حسینَ الاّ لحسینَ

جو دیں ہے دیں پناہ ہے جو مستقیم راہ ہے جو لا سے تا الہٰ ہے
کلمہ ہائے عارفین کلمہ ہائے صابرین کلمہ ہائے کاملین
اشھدواَن لا حسینَ الاّ لحسینَ

یہ کہہ رہے ہیں دشت و در یہ کہہ رہے ہیں بحر و بر یہ کہہ رہے ہیں خشک و تر
قبلہ ہائے عاجلین قبلہ ہائے صادقین قبلہ ہائے قبلتین
اشھدواَن لا حسینَ الاّ لحسینَ

جو سجدہ ہو قیام ہو جو نقطہ ہو کلام ہو جو خاص ہو جو عام ہو
کوئی نہیں بجز حسینؑ کوئی نہیں بجز حسینؑ کوئی نہیں بجز حسینؑ
اشھدواَن لا حسینَ الاّ لحسینَ

جو ہے شہیدِ کربلا وہ ہے سعیدِ کربلا وہ ہے کلیدِ کربلا
اوّل و نا عاشقین اوسط و نا عاشقین آخر و نا عاشقین
اشہدواَن لا حسینؑ الاّ لحسینؑ

ہے ایک ایک ابتدا ہے ایک ایک انتہا ہے ایک ایک کربلا
کُل ہما اظہرین کل ہما مظہرین کل ہما داورین
اشہدواَن لا حسینؑ الاّ لحسینؑ

کھڑے ہیں انبیا نویدؔ کھڑے ہیں اوصیا نویدؔ کھڑے ہیں اولیا نویدؔ
یا حسینؑ و یاحسینؑ یاحسینؑ و یا حسینؑ یاحسینؑ و یاحسینؑ
اشہدواَن لا حسینؑ الاّ لحسینؑ

# نوحہ

یہ کربلا ہے قید کہ کاظمؑ ہیں قید میں
آہ و بکا ہے قید کہ کاظمؑ ہیں قید میں

کُھلتا نہیں رکوع یہ کِس کا ہے اے خدا
یہ تُو ہُوا ہے قید کہ کاظمؑ ہیں قید میں

سینے میں کس لیے ہے تِرا دَم رُکا ہُوا
مالک ہَوا ہے قید کہ کاظمؑ ہیں قید میں

ہل من ہو کُن ہو یا وہ سلونی کی ہو صدا
ہر ایک صدا ہے قید کہ کاظمؑ ہیں قید میں

کس سے کہوں کہ طوق میں اقراء کا ہے گلا
قُل کی صدا ہے قید کہ کاظمؑ ہیں قید میں

کیوں چَھٹ نہیں رہا ہے اندھیرا جہان سے
یا رب دِیا ہے قید کہ کاظمؑ ہیں قید میں

صبحِ نسیم خاک اُڑائے نہ کیوں نویدؔ
شامِ صبا ہے قید کہ کاظمؑ ہیں قید میں

# نوحہ

پیکاں کے عوض سب کو سیراب کرایا ہے میرے علیؑ اصغر نے
ہر پیاسے کو مقتل میں کوثر جو پلایا ہے میرے علیؑ اصغر نے

آ کر سرِ بالیں خود غش غش کیا مالک نے ملکہ نے ملائک نے
آغوش میں سرورؑ کی وہ جلوہ دکھایا ہے میرے علیؑ اصغر نے

یہ عصمتِ عصمت ہے یہ حُجتِ حُجت ہے یہ آیتِ آیت ہے
اُٹھا نہ کسی سے جو وہ وزن اٹھایا ہے میرے علیؑ اصغر نے

ویسے تو تنِ سرورؑ چھلنی ہُوا تیروں سے اُس عصر کے مقتل میں
بُھولوں گی نہ میں لیکن اِک تیر جو کھایا ہے میرے علیؑ اصغر نے

خود اپنی ہی غربت پر جب خاک اُڑاتی تھی شبیرؑ کی تنہائی
یہ وقت وہ ہے خود کو جُھولے سے گرایا ہے میرے علیؑ اصغر نے

نادم نہیں کر پایا جس ظلم پہ اے مالک جب کوئی عذاب اُس کو
اُس ظلم پہ ظالم کو کس طرح رُلایا ہے میرے علیؑ اصغر نے

بس تُو نے سُنا ہے وہ بس تُو نے لکھا ہے وہ بس تُو نے پڑھا ہے وہ
نوحہ جو نویدؔ اپنی ہچکی میں سُنایا ہے میرے علیؑ اصغر نے